

زیر سرپرستی: امن ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین، بانی پاکستان، ری بڑھائی بنگلہ العالی، مارچ ۱۹۷۱ء

قائد انقلاب علامہ فضل حق خیر آبادی

تحریر

یونس اختر مصباحی

بانی صدر دارالعلوم، ڈاکٹر، مئی وطنی - ۱۹۵۰

ناشر: **نوری مشن** مالنگا ڈال

ہر پینہ کتاب گھر، لاہور، اگر وہ مالنگا ڈال - ۴۴۳۳۰۳

۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰

پہلے دہائی کے خیر بچے اور ان کے ساتھ

امام الحکمتہ والکلام وقائد انقلاب ۱۸۵۷ء

علامہ فضل حق خیر آبادی

مرہم شیخ محمد اویس (کنھوہوالی) کے قریبی مناصات کے شیخ آباد (ضلع جیتپور، برہنہ پور) میں علامہ فضل نام خیر آبادی (متوفی ۱۳۰۷ھ تا ۱۸۸۳ء) کے فرزند ارجمند امام تھلکے و نظام قائد انقلاب علامہ فضل حق خیر آبادی (متولدہ ۱۲۱۴ھ تا ۱۳۰۷ھ) متوفی ۱۳۰۷ھ تا ۱۳۹۱ء) کی ولادت ہوئی۔ تاضی عماد الدین دہلوی علامہ فضل نام خیر آبادی کے اجداد میں سے ہیں جو دہلی سے منتقل ہو کر کاما، اوہو (سویہ ضلع جیتپور) کی ایک آبادی آئے تھے۔ والد تاضی محمد ارشد دہلی اپنے دور میں کاما سے منتقل ہو کر خیر آباد آ کر آباد ہو گئے۔ اس خانوادہ کا سلسلہ نسب علیہ دم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

شیخ الملک بن حنا الملک فاروقی برہنہ کی ایک صاحبزادے شمس الدین مفتی رحیم (بجانب سویہ و صوبہ برہنہ) کی اولاد میں حضرت شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلی اور دوسرے صاحبزادے بہاء الدین مفتی دہلی (رائل کنڈ سویہ و صوبہ برہنہ) کی اولاد میں علامہ فضل نام خیر آبادی ہیں جو دہلی کے صدر رہا کرتے تھے۔ اپنے زمانے کے ممتاز حکماء و فضلا سے عصر میں آپ کا شمار تھا۔ متعدد علمی و فنی کتابوں کے مصنف اور مجر زہد، رسالہ مجر زہد، ماہول، افق اکین کے مصنف ہیں۔ جن کے مخطوطات مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ و رضالائبریری رام پور (یو پی) وغیرہ میں سویہ محفوظ ہیں۔ آپ کے تیسروں شاگردوں میں علامہ فضل حق خیر آبادی اور مفتی صدر الدین آزاد دہلی صدر رہا، دہلی مشہور و معروف ہیں۔ مولانا عبدالعزیز صاحب شیخ، اہلی علی گڑھ سابق اسسٹنٹ لائبریریئن شعبہ مخطوطات۔ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (متوفی ۱۳۰۲ھ تا ۱۹۶۳ء) قلم طراز ہیں:

”مفتی کا بیٹا ۱۸۵۷ء کو دہلی سے لایا جاتا ہے کہ ایک باب شاہ، صاحبزادہ اور شاہ ۱۸۵۷ء کا واقعہ ہے جس کا وہ تھا کہ وہ نہ صرف اہلی دہلی میں مولانا فضل امام کے مکتوبات کا تذکرہ چلی رہا تھا بلکہ دہلیوں و برہنہوں سے سب اب دور تھے۔ مفتی صدر الدین مال آزاد و علامہ فضل حق و میر صاحبی وغیرہ نے اہلی دہلی کے ایک نمبر پر جمع تھے اور مفتی و علامہ و میر صاحبی ۱۳۰۷ء ان علامہ فضل حق دہلی

مطبوعہ : آگست ۱۹۷۰ء۔ غیر تجارتی میں حد یہ سعید یہ تحقیق گفتگوئی ، امتحان اطباء ، ارباب
الاجارہ ، حاشیہ کاغذی مبارک شمس السلام ، تصانیف فقہ احمد (منظوم) ، اثبات احمد یہ (مشور) ملاحظہ
جلیل علم میں تحائف متعدد امل ہیں ۔

علامہ فاضل حق خیر آبادی کے علم، فضل، جامعیت، انمول، ہر دستہ ذہن قوت فکر، وسعت مطالعہ، روحانی و ملی قومی خدمات کا دار و بے حد وسیع، ہمہ جہت، ہمہ گیر ہے جس کے مطالعہ، تحقیق، تعارف کی ضرورت ہے۔ حکماء، محققین، مصنفین کو اس اہم خدمت کی طرف اپنی توجہ مبذول کر کے علامہ فاضل حق خیر آبادی کی فکری، قلبی کامیابیوں کو نظر عام پر لانے اور آپ ملی جامعہ اہلسنات و شخصیت کے متنوع کوششوں کو اجاگر کرنے کی جلد از جلد ضرورت پر کوشش کرنی چاہیے۔

چونہویں صدی ہجری کے ملامتہ ایمین، بریلی، پارک پور وغیرہ کا سلسلہ تلمذ فیہ آبادی ہے جو سلسلہ غیر آبادوں کا وراثہ ولی اللہی، میری، علی، انش کا نمائندگی کرتا ہے جو مجموعہ ہے۔ علامہ فصل فتح آبادی کی تاریخ حیات کا ایک روشن پہلو ہے کہ برطانوی سامراج کے خلاف ۱۸۵۷ء میں آپ نے پوری امت ۱۰ قسامت، موسسات، تمام امت کے ساتھ حکم جہاد بلند کیا۔ اس کے خلاف اپنی اولاد انکی شجاعت اور نظم و جد کے ذریعہ ایسا ریشہ ماحول، علی کی کے درنوے ہزار ہندوستانی سیاح و جمع ہوئی۔ اس نے غاصب و غلام انگریزوں کا عرصہ حیات جھک کر دیا۔ جس کے تاریخی شہود و حق و حق ہیں۔

دلاور بچلہ سولہویں صدی کے اردو شعراء میں سے ایک ہیں۔ ان کے شعریں نے ان کے لئے کافی شہرت حاصل کی ہے۔ ان کے شعریں نے ان کے لئے کافی شہرت حاصل کی ہے۔ ان کے شعریں نے ان کے لئے کافی شہرت حاصل کی ہے۔

[illegible]

”غشی تریان لال نے اپنے رہنما چچے میں بہادر شاہ دوم کو فیصلہ حق کی یہ گفتگو نقل کی ہے: بہادر شاہ نے یہ مصلوئی صاف ہے۔ کوٹھم، کی کہ اپنی ہوائے لولہا نے تم سے لے لے جا رہا ہے۔“

قوانین نے کہا "میں کوئی ایک بار کرنا نہیں دے گا۔ میں اس کی خواہش ہے
کے بعد انہیں۔ ص ۲۳۔ تھوڑی سی جمعہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۷ء۔ تقریباً ۱۹۵۰ء میں
رومانیہ، یوگوسلاویہ، بلغاریہ اور آرمینیائی کے ساتھ اور ہاروازی، ایلینڈ،

جناب کا، آئن صدیقی، سابق ڈائریکٹر آئرلینڈ کیل سب سے آف انڈیا، سابق ایس ڈی رضا لاہری، ام پور، یو پی (انڈیا) ص ۱۲۔ پیش لفظ "تا، شیخ آف آئرلینڈ، جلد ۱۸۵، "مولانا محمد خورشید مصطفیٰ رضوی، طبیب، رضالاہری، ام پور۔ یو پی۔ طبع اول ۱۳۴۱ھ، ۲۰۰۰ء کے اندر، بنا ہستی، لیکن ڈائریکٹر کرتے ہیں کہ:

۱۹۶۱ء میں جب پاکستانی فوج نے ۱۷۰۰ مربع میل کے علاقے کو اپنے قبضے میں لے لیا تو
موجودہ پاکستان میں اس علاقے کے لوگوں کو پاکستانی شہریت دینے کے لیے ایک قانون
تیار کیا گیا۔

[illegible]

INDIAN OFFICE LONDON LETTER, COLLECTION NO 170
P 442-445

ان کا مرثیہ ۱۰۰ مع رہنما ہوا۔ مولانا افضل حق اللہ سے دعائی آئے۔ مولانا نے
حق اللہ اور بنار کا قید و حبس سواروں نے لکھا۔ مفتی سارہ... کو نکالنے کوئی دیا۔
میں ۴۶ عدد سے پہلے نکھار کر نکھار دینا شمالی الجہاز میں... طہرہ... یعنی باب داہم اور بارہی ا
ملاوا افضل حق اللہ اور حاجی جت... کے تھوڑے اضافہ... کرتے ہوئے بھی شکر... میں

آرامی ۱۹۵۵ء۔ نظم پر بی۔ محمد ایوب کا مدنی آرامی ۱

سوالا اصل جن نے فتویٰ کے بعد حکم عدویہ کے بعد آواز ملی تھی جسے اس زمانے کی جاسی۔ اگرچہ اس کا اردو چون لال کے درمیان سے نکلا ہے۔ کیا میں اس نے منگوا۔
تاریخ میں لالہ لکھنؤ میں دعا دیکھا گیا ہے۔

سوالا اصل جن کے مشورے سے لکھنؤ میں کی پیشہ و تجاویں ملے۔ جسے وہ منسلک
بالجہاں سے ملے۔ مشورے سے لکھنؤ میں بعد از جہد ملی لالہ لکھنؤ جانا بعد
ملی ایس ملانے کے ساتھ فتویٰ کی لکھنؤ میں لایا گیا۔ اس میں ۲۰ نظم شامل ہو گئی۔
مدنی ۱۹۵۵ء ایوب محمد بن علی لاہور ۱

تجہ لواب۔ یہ امر ہمیں رانا آنا۔ یہ اپنی یہ تھیں۔ میں اس سے ملکر اصل جن
نے آنا۔ ان کے مرنے اور یہ امر ہمیں ملانے کے آنا۔ ان کے ملانے کے ملتی جاتی
یہ لواب کے بارے میں ۱۹۵۵ء۔ ملانی لاہوری نومبر ۱۹۱۰ء۔ الفتح میں

تجہ تاریخ ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء۔ کو ایوب محمد سے ملی لایا۔ آئی ۱۱۰۰ سے
درا ۱۳ مئی ۱۹۵۵ء میں لالہ لکھنؤ کی اپنی نظم ۱۲ لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی
لایا جائے۔ اگر بعد سے نہیں ہو گا۔ لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی
اتوار ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء میں لواب۔ یہ تھیں۔ میں اس کے لئے ۱۱۰۰۔

۱ مئی ۱۹۵۵ء تاریخ ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء۔ ملانی لاہوری ۱۳۲۲ء۔ ۱۹۰۳ء۔
انہوں نے سوالا اصل جن کے آنا۔ ان کے آنا۔ یہ امر ہمیں ملانے کے لئے آئی۔ یہ سوالا اصل
ملانی۔ لکھنؤ ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء تاریخ ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء۔ ملانی لاہوری ۱۳۲۲ء۔ ۱۹۰۳ء۔

رہیں احمد غفری مدنی (۱۹۱۲ء۔ ۱۹۱۹ء) لکھتے ہیں:

سوالا اصل جن کے آنا۔ ان کے آنا۔ یہ امر ہمیں ملانے کے لئے آئی۔ یہ سوالا اصل
لکھتے کے لئے ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء میں لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی
تھے۔ یہ تاریخ ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء۔ لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی

۱۱ مئی ۱۹۵۵ء تاریخ ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء۔ ملانی لاہوری ۱۳۲۲ء۔ ۱۹۰۳ء۔
ہو رہے تھے۔ انہیں انہیں ملانے کے لئے آئی۔ یہ امر ہمیں ملانے کے لئے آئی۔ یہ سوالا اصل
تھے کہ آنا۔ ان کے آنا۔ یہ امر ہمیں ملانے کے لئے آئی۔ یہ سوالا اصل
ہو جائیں۔

سوالا اصل جن کے آنا۔ ان کے آنا۔ یہ امر ہمیں ملانے کے لئے آئی۔ یہ سوالا اصل
سوالا اصل جن کے آنا۔ ان کے آنا۔ یہ امر ہمیں ملانے کے لئے آئی۔ یہ سوالا اصل
لکھتے کے لئے ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء میں لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی
تھے۔ یہ تاریخ ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء۔ لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی لکھنؤ کی

نے لی کوئلہ لی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس خراب کوسلاالی ٹرائیڈ سے کوئی فائدہ
نہیں۔ ۱۸۶۳ء میں جہاں وہ طبعاً ہمارے ہاں موجود رہیں اور پھر بھی نہ لی کوئلہ لایا
نہ لی کوئلہ لایا۔ ۱۸۶۳ء میں جہاں وہ طبعاً ہمارے ہاں موجود رہیں اور پھر بھی نہ لی کوئلہ لایا۔

یہ بابت شاہد (موجودہ ہمارے ہاں) کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

یہ وہ تھا کہ کوئلہ لایا۔ ہمارے ہاں کوئلہ لایا۔ ہمارے ہاں کوئلہ لایا۔ ہمارے ہاں کوئلہ لایا۔
کوئلہ لایا۔ ہمارے ہاں کوئلہ لایا۔ ہمارے ہاں کوئلہ لایا۔ ہمارے ہاں کوئلہ لایا۔

THE GREAT REVOLUTION OF 1857-

1857-1858ء عظیم انقلاب۔ ۱۸۵۷ء۔ ۱۸۵۸ء عظیم انقلاب۔ ۱۸۵۷ء۔ ۱۸۵۸ء عظیم انقلاب۔

انگریزوں میں کے کشمیر میں جہاں عبدالحلیم نے اپنے زمانہ میں طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):
کی شہادت مجلس ملاقات (جہاں وہ شاہد کے طبعاً کوئلہ لایا تھا) کے ذکر کیا ہے:

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

شاہی طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

۱۸۵۷ء میں جہاں وہ طبعاً کوئلہ لایا تھا (کا بیان ہے کہ):

مردوں کی اصل فطرت ہی کہ وہ عورتوں سے ممتاز ہوتا رہے۔ اسی کی بنیاد پر عورتوں نے ہر قسم کی معاشی و تعلیمی اور سیاسی آزادیوں سے محروم رہیں۔

[illegible][illegible]

سوال: ادا و سامری و بطنی لکھتے ہیں:

مجلس میں راجہ کی خیریت کا پتہ چلا۔ ۱۹۵۵ء میں ۳۰ سالہ ہو چکی تھی۔ سولہ اہل خانہ کے ساتھ
نے بہار اقلیتی کمیٹی کے کام میں حصہ لیا۔ اس کی کارکردگی پر حق سداکار نے اعتراف کیا۔
سولہ اہل خانہ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

لو اب مصطفیٰ جاس خیرہی پکارام کے۔ ظاہر و باطن کے ساتھ ساتھ لی آگے
 گئے تھے اس وقت وہ مجھے۔ ص ۱۰۰ انتہائی شرف اور دلدادہ ساری دنیا کی طور و خلقی
 ملا سعید ہوا کہ کبابی کا حاصل دیوبند مسالہ میں بہرہ شعبہ و حیثیت مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے
 سرکارا حاصل بنی۔ آجانی دہلی کے عالم و مہر نے نے ساتھ پیرا پیرا پیرا پیرا پیرا

ایمانی اور دینی امور انھوں نے جتنا دیا اور ملے۔ اور محمد بن عبد اللہ خاندانی۔
اور ان ۱۰۰۰ سے ماری۔

قبا میں ۱۰۰۰ سال در آمد ہوئی۔ مہرانی تھی دست و ماتی خوش
لڑ ایجاد ہوئی مولانا اصل حق لیا دست مہر جائے۔ مالک نمبر دو، نیم جاں رو جائے۔
مہر تے ہیں آرزو میں مہر تے کی موت آتی ہے ہر نہیں آتی
آگے آتی تھی حال دل یہ نہیں اب کسی بات ہر نہیں آتی
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰

۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰

۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰

۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰

۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰
۱۰۰۰-۱۰۰۰ سے مہر علی از حد۔ ۱۰۰۰

ڈیڑھ سو سالہ جشن قائد انقلاب ۱۸۵۷ء علامہ فضل حق خیر آبادی

☆ جو نقوشات بالخصوص ملم حدیث میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی و شاہ عبدالقادر دہلوی اور مفتوا ہے میں اپنے والد ماجد علامہ فضل امام ڈی آبادی صدر المصروفہ ملی کے تربیت یافتہ اور پڑھنے والے ہیں۔
☆ جن کے مذہبی و علمی سلسلہ خیر آبادی سے وابستہ علماء کرام کے فیضان سے رنگ و لہجہ تک پہنچے ہیں یہ اب و ثناء اب اور گوشہ گوشہ روشن ہو رہے ہیں۔

☆ جن کے قلم مبارک اصناف العظیمر اور صحیفہ الفتوحی ہی اسفان المطبوعی تھیں ایمان افزا اور روح پرور کتابیں ہیں۔

☆ جن کے علاحدہ و ممتازوں میں طویل القدر خلیفہ مولا نا عبداللہ ڈی آبادی مولا نا عبداللہ اللہ دیون پوری مولا نا عبدالقادر عثمانی ڈی آبادی مولا نا فیض الحسن ہاشمی پوری جیسے مشائخ اور شاہکار الطاف حسین حالی کے ماما مولا نا قلندر علی زبوی پانی پتی مولا نا ابو القاسم آزاد کے والد مولا نا فی الدین دہلوی اور مولا نا ناصر احسن کیانی کے والد مولا نا محمد احسن کیانی جیسے حضرات شامل ہیں۔

☆ جنہوں نے فقہ میں الوہیت و تنظیم ہدیت اور احیاء ملت کی راہ میں اپنی علمی و قلبی توانائی کو فکری و فنی سطح پر محدود و محدود دینی و دنیوی امور کی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔

☆ جو آخری عملی تاریخ دار ہمارا مظلوم کے متحدہ پیشہ واران کی "انگ فوسل" کے ادارہ تھے۔
☆ جنہوں نے انقلاب ۱۹۵۷ء کے فکری حالات میں مسلم اقتدار کے استحکام و ترقی کے لئے دستور حکومت بنواری خاک کو مرتب کیا۔

☆ جنہوں نے انقلاب ۱۹۵۷ء کے دوران سماجیاتی جامع مسجد ملی میں انگریزوں کے خلاف دہلی کی تقریر کر کے اہل وطن کے سینوں میں جذبہ شہادت پیدا کیا۔

☆ جن کے تحریر کردہ فتاویٰ جہانہ اور تصدیقات علماء کرام کے نتیجے میں نوٹ برارہ ۱۹۵۷ء اوریت پسند یاہ دہلی کے اندر رنج و کراہیوں کے خلاف صف آرا ہوئی۔

☆ جنہیں جنوری ۱۹۵۹ء میں گرفتار کر کے کھنکھوڑتے محکمہ سے وہ چار کیا گیا تو انگریزوں کے ماتحت اپنے فتاویٰ کا ان کو سنبھالنے کے لئے فرما دیا کہ ہاں اور فتویٰ میں نے دیکھا ہے کہ انگریز عالم و مابین ہیں اور ان کے خلاف جہاد میں ہے۔

☆ جن کے خلاف سراسر قیود و جزیر کا انڈمان کو ملا پانی کا ٹیلا بنایا گیا تو آپ کی چوٹی پر اہل حق بنائے۔ اور جب ماستفانول کے ماتحت انگریزی مطالبہ کر دے گئے۔

تاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء (۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء) پر انڈمان میں اپنے خالق عالم کبر و جلال کی یاد میں لکھ لکھے۔

۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء کو علامہ فضل حق خیر آبادی کی واپس لوٹنے کا تقریب کا انعقاد دہلی و کراچی میں ہوا۔